قبروں کی تعظیم واحترام

حکمِ اسلام

قبروں کو سجدہ

مطلقاً حرام

از قلم

منیر احمد یوسفی (ایم-اے)

مدیر اعلیٰ ماہنامہ سیدھا راستہ لاہور

ملنے کا پتا

جامع مسجد نگینہ، 977-A بلاک B-III

گجر پورہ (چائنہ) سکیم لاہور

042-36880028,0300-4274936

قبروں کی تعظیم واحترام حکمِ اسلام
قبروں کو سجدہ مطلقاً حرام

زیارتِ قبور:

زیارتِ قبور کے بارے میں اُمّت کا اتفاق ہے کہ قبروں کی زیارت سُنّت ہے کیونکہ اِس سے زائر کو اپنی موت یاد آتی ہے جس سے دِل میں نرمی، دُنیا سے بے رغبتی اور آخرت کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے۔ آنکھوں میں آنسو آتے ہیں۔

میّت اپنے زائر کو دیکھتی ہے اور اُن کا کلام سنتی ہے۔

اِجازتِ زیارتِ قبور:

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيْ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَاَمْسِكُوْا مَا بَدَالَكُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيْذِ اِلَّا فِيْ سِقَآءٍ فَاشْرَبُوْا فِي الْاَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا** [۱] "میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع فرمایا تھا، اَب تم قبروں کی زیارت کیا کرو۔ میں نے تمہیں تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنے سے منع کیا تھا، اَب جب تک چاہو رکھو (اور کھاؤ)۔ میں نے تمہیں شراب کے برتنوں (کو اِستعمال کرنے) سے منع فرمایا تھا، اَب (اِن برتنوں کو استعمال کرو اور) اِن میں (پانی) پیا کرو لیکن نشہ کی چیز نہ پینا"۔

---

[۱] مجمع الزوائد جلد۳ ص۵۹، مسلم جلد۱ ص۳۱۴، مشکوٰۃ ص۱۵۴، شرح السنۃ جلد۳ ص۳۰۱، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۴ ص۷۶، ابوداؤد حدیث نمبر ۳۶۹۸، نسائی حدیث نمبر ۳۰۳۲، مسند احمد جلد۱ ص۱۴۵۔

اِنَّمَا ھُوَ زَوْجِیْ وَاَبِیْ فَلَمَّا دُفِنَ عُمَرُ مَعَھُمْ فَوَاللّٰہِ مَادَخَلْتُہٗ وَاَنَا مَشْدُوْدَۃٌ عَلَیَّ ثِیَابِیْ حِیَاءً مِنْ عُمَرَ ۵؎ ''میں اپنے گھر میں جس میں رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ مدفون ہیں، چادر اُتارے چلی جاتی تھی اور کہتی تھی ایک میرے (عظیم الشان شوہر) ہیں اور دوسرے میرے والد (گرامی) ہیں پھر جب (حضرت سیّدنا) عمر (رضی اللہ عنہ) دفن ہوئے تو اللہ کی قسم (امیر المؤمنین حضرت سیّدنا) عمر (رضی اللہ عنہ) سے شرم کے باعث بغیر کپڑا لپیٹے اُس گھر میں نہ گئی''۔

(۱) اِس حدیث شریف سے یہ معلوم ہوا کہ میّت کا بعد وفات بھی اِحترام چاہیے۔ (۲) غیر محرم بزرگوں کی قبور کا اِحترام اور اُن سے شرم وحیاء چاہیے۔ (۳) قبر کے اندر سے مَیّت باہر والوں کو دیکھتی ہے۔ (۴) اُنہیں جانتی پہچانتی ہے۔ (۵) قبر کی مٹی اور تختے وغیرہ مِیّت کی آنکھوں کے لیے حجاب نہیں بن سکتے لیکن زائر کا لباس اُن کے جسم کے لیے آڑ ہے۔ لہٰذا میت کو زائر ننگا نہیں دکھائی دیتا۔ یہ قانونِ قدرت ہے۔

اگر قبر گھر میں ہو یا عورت حج یا کسی سفرِ جائز کے لیے گئی ہو اور راہ میں کوئی قبر ملی اُس کی زیارت کر لی بشرطیکہ جزع وفزع وتجدید حزن وبکا ونوحہ وافراط وتفریطِ اَدب وغیرہا منکراتِ شرعیہ سے خالی ہو۔ (فتاویٰ رضویہ شریف جلد ۹ ص ۵۶۲)

راستہ میں واقع قبر کی زیارت:

حضرت عبداللہ بن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، حضرت عبدالرحمان بن ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما حبشیٰ کے مقام پر فوت ہوئے۔ اُنہیں مکہ مکرمہ لایا گیا، وہاں اُنہیں دفن کیا گیا۔ ایک مرتبہ اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضرت عبدالرحمان بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی قبر کے پاس سے گذریں تو اپنے بھائی حضرت عبدالرحمان رضی اللہ عنہ کی قبر کی زیارت کی اور یہ دو شعر پڑھے:

(۱) وَكُنَّا كَنَدْمَانَیْ جَذِیْمَةَ حِقْبَةً
مِنَ الدَّھْرِ حَتّٰی قِیْلَ: لَنْ یَّتَصَدَّعَا

۵؎ مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۷۱۲، رواہ مسند احمد، مرقاۃ جلد ۴ ص ۲۲۲۔ فتاویٰ رضویہ جلد ۹ ص ۵۶۲۔

قبروں کی زیارت سے موت یاد آتی ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: **فَزُوْرُوا الْقُبُوْرَ فَاِنَّھَا تُذَکِّرُ الْمَوْتَ** ۲ ''قبروں کی زیارت کیا کرو یہ موت کی یاد دلاتی ہیں''۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: **کُنْتُ نَھَیْتُکُمْ عَنْ زِیَارَۃِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْھَا فَاِنَّھَا تُزَھِّدُ فِی الدُّنْیَا وَتُذَکِّرُ الْاٰخِرَۃَ** ۳ ''میں تمہیں زیارتِ قبور سے منع کیا کرتا تھا اَب اِن کی زیارت کیا کرو کیونکہ یہ دُنیا سے بے رغبتی اور آخرت کی یاد پیدا کرتی ہیں''۔

جمعۃ المبارک کے دن زیارتِ قبور:

حضرت محمد بن نعمان تابعی علیہ الرحمہ سے روایت ہے، وہ اِس حدیث شریف کو نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ سے مرفوع بیان کرتے ہیں، فرمایا: **مَنْ زَارَ قَبْرَ اَبَوَیْہِ اَوْ اَحَدِھِمَا فِیْ کُلِّ جُمُعَۃٍ غُفِرَلَہٗ وَکُتِبَ بِرًّا** ۴ ''جو اپنے ماں باپ یا اُن میں سے کسی ایک کی قبر کی ہر جمعۃ المبارک کو زیارت کیا کرے گا تو اُس کی بخشش کی جائے گی اور وہ بھلائی کرنے والوں میں لکھا جائے گا''۔

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا روضۂ انور کی زیارت کرنا:

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، **کُنْتُ اَدْخُلُ بَیْتِیَ الَّذِیْ فِیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ** ﷺ **وَاِنِّیْ وَاضِعُ ثَوْبِیْ وَاَقُوْلُ**

---

۲ مسلم جلد ا ص ۳۱۲، مشکوٰۃ ص ۱۵۴، مستدرک حاکم جلد ا ص ۵۳۲۔۵۳۱، الترغیب والترہیب جلد ۴ ص ۳۵۷۔ ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۵۷۲ نسائی حدیث نمبر ۲۰۳۴ ابوداؤد حدیث نمبر ۳۲۳۴، مسند احمد جلد ۲ ص ۴۴۱۔ ۳ ابن ماجہ ص ۱۱۴، مشکوٰۃ ص ۱۵۴، مستدرک حاکم جلد ا ص ۵۳۳۔۵۳۱، الترغیب والترہیب جلد ۴ ص ۳۵۸۔۳۵۷۔ ۴ مشکوٰۃ ص ۱۵۴، مجمع الزوائد جلد ۳ ص ۵۹۔

(۲) فَلَمَّا تَفَرَّقْنَا كَأَنِّیْ وَمَالِکًا
لِطُوْلِ اجْتِمَاعٍ لَمْ نَبِتْ لَیْلَةً مَّعًا

ثُمَّ قَالَتْ: وَاللّٰہِ لَوْ حَضَرْتُکَ مَادُفِنْتَ اِلَّا حَیْثُ مُتَّ لَوْ شَہِدْتُکَ مَازُرْتُکَ [۶]

(۱) ہم دونوں ایسے (بہن بھائی) تھے جیسے بادشاہ جزیمہ کے دو ہم نشین کہ ایک ساتھ رہے برسوں زمانے میں یہاں تک کہ لوگ کہتے تھے کبھی جدا نہ ہوں گے۔

(۲) پھر ہم دونوں جدا جدا ہو گئے تو گویا کہ میں اور مالک باوصف مدتوں ساتھ رہنے کے ایسا معلوم ہوا کہ گویا ایک رات بھی ساتھ نہ رہے۔

پھر اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: اللہ کی قسم اگر میں (اُس وقت تیرے پاس) ہوتی تو تم کو وہیں دفن کرواتی جہاں تم مرے تھے اور اگر میں تمہیں موت کے وقت دیکھ لیتی تو اب کبھی قبر پر نہ آتی"۔

(۱) اِس سے مسئلہ معلوم ہوا اگر راستے میں کسی عزیز کی قبر آجائے تو عورت اُس کی زیارت کرسکتی ہے۔

(۲) نیز اِس سے یہ مسئلہ بھی معلوم ہوا کہ اپنے بہن بھائی جن کی مرتے وقت زیارت نہ کی گئی ہو اُن کے مرنے کے بعد عورت اُن کی قبر کی ایک بار زیارت کرسکتی ہے۔

عورتوں کا جنازے کے ساتھ جانا ممنوع ہے:

بحرالرائق جس میں ہے کہ اَلْاَصَحُّ اَنَّ الرُّخْصَةَ ثَابِتَةٌ لَّهُمَا
"صحیح یہ ہے کہ رخصت مردوں عورتوں دونوں کے لیے ثابت ہے۔ اُسی میں ہے
لَا یَنْبَغِیْ لِلنِّسَآءِ اَنْ یَخْرُجْنَ فِی الْجَنَازَةِ لِاَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَهَاهُنَّ عَنْ ذٰلِکَ وَقَالَ اِرْجِعْنَ مَازُوْرَاتٍ غَیْرَ مَاجُوْرَاتٍ [۷]
"عورتوں کو جنازے کے ساتھ نہیں جانا چاہیے۔ اِس لیے کہ حضور نبی کریم

---

[۶] جامع ترمذی حدیث نمبر ۱۰۵۵، شرح السنۃ جلد ۳ ص ۳۰۳۔ [۷] فتاویٰ رضویہ طبع جدید جلد ۹ ص ۵۶۳، بحوالہ بحرالرائق (کتاب الجنائز) جلد ۲ ص ۱۹۰ ایچ۔ایم سعید اینڈ کمپنی کراچی (طبع جدید)۔

رؤف ورحیم ﷺ نے اُن کے لیے اِس کی ممانعت فرمائی ہے اور اِرشاد فرمایا ہے کہ اگر جائیں گی تو ثواب سے خالی جبکہ گناہ سے بھاری ہو کر پلٹیں گی''۔

اِتباعِ جنازہ جو کہ فرضِ کفایہ ہے جب اُس کے لیے عورتوں کا نکلنا ناجائز ہوا تو زیارتِ قبور جو کہ صرف مستحب ہے اُس کے لیے نکلنا کیسے جائز ہو سکتا ہے؟

ردّالمحتار و فتحۃ الخالق میں ہے:۔''اگر یہ زیارت غم تازہ کرنے اور رونے چلانے کے لیے ہو جیسا کہ عورتوں کی عادت ہے تو ناجائز ہے اور اِسی پر یہ حدیث شریف محمول ہے: **لَعَنَ اللّٰهَ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ** یا **لَعَنَ زَوَّاتِ الْقُبُوْرِ** [٨] ''اللہ (عزوجل) کی لعنت اُن عورتوں پر جو قبروں کی زیارت کو جائیں۔''اور اگر عبرت حاصل کرنے' روئے بغیر رَحم کھانے اور قبورِ صالحین سے برکت لینے کے لیے ہو تو جماعتِ مسجد کی حاضری کی طرح بوڑھیوں کے لیے حرج نہیں اور جوانوں کے لیے مکروہ ہے''۔[٩]

شروع اِسلام میں زیارتِ قبور مردوں' عورتوں سب کو ممنوع تھی کیونکہ لوگ اِسلام میں نئے نئے داخل ہوئے تھے۔اندیشہ تھا کہ بُت پرستی کے عادی ہونے کی وجہ سے اَب قبروں کی پوجا نہ شروع کر دیں۔ جب اُن میں اِسلام راسخ ہو گیا تو یہ ممانعت منسوخ کر دی گئی۔

اَلْاِذْنُ فِیْ زِیَارَۃِ الْقُبُوْرِ لِلرِّجَالِ عِنْدَ عَامَۃِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَ اَمَّا النِّسَآءِ فَقَدْ رَوٰی اَبُوْهُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ **اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ** ﷺ **لَعَنَ زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ** [١٠] **قَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِنَّ هٰذَا کَانَ قَبْلَ اَنْ یُّرَخَّصَ فِیْ زِیَارَۃِ الْقُبُوْرِ فَلَمَّا رَخَّصَ عَمَّتِ الرُّخْصَۃُ لِلرِّجَالِ وَ النِّسَآءِ وَمِنْهُمْ مَنْ کَرِهَ لِلنِّسَاءِ لِقِلَّۃِ صَبْرِهِنَّ وَ کَثْرَۃِ جَزْعِهِنَّ** [١١]

---

[٨] مشکوۃ ص ۱۵۴ احدیث نمبر ۱۷۷۰ شرح السنۃ جلد ۳ ص ۳۰۲' کنز العمال حدیث نمبر ۴۵۰۳۹' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۲ ص ۷۸' نسائی حدیث نمبر ۲۰۴۳' ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۵۷۵' مسند احمد جلد ۲ ص ۳۵۶'۲۳۷' ترمذی حدیث نمبر ۱۰۵۶' ابن حبان حدیث نمبر ۷۸۹۔ [٩] فتاویٰ رضویہ طبع جدید جلد ۹ ص ۵۶۳' بحوالہ ردّالمختار (مطلب فی زیارۃ القبور) جلد ا ص ۶۰۸۱ ادارہ الطباعۃ المصر یہ مصر [١٠] شرح السنۃ جلد ۳ ص ۳۰۲' مرقاۃ جلد ۴ ص ۲۱۴' نسائی حدیث نمبر ۲۰۴۳' جامع ترمذی جلد ا ص ۲۰۳' مسند احمد جلد ۲ ص ۴۴۲' ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۵۷۵' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۷۷۰' مرقاۃ جلد ۴ ص ۲۲۲۔ [١١] بحوالہ فتاویٰ رضویہ جلد ۹ ص ۵۵۲۔

"مَردوں کو خاص طور پر زیارتِ قبور کی اِجازت فرمائی گئی ہے اور عام طور پر عورتوں کو۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو قبروں کی زیارت کے لیے جائیں"۔ بعض اہلِ علم نے فرمایا ہے یہ زیارتِ قبور کی رُخصت دینے سے قبل کا حکم ہے جب نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے رُخصت عنایت فرمادی تو مَردوں کے ساتھ عورتوں کو بھی رُخصت ہوگئی بعض علماء نے کہا نہیں بلکہ عورتوں کو زیارتِ قبور مکروہ ہے اِس لیے کہ اِن کو صبر کم ہوتا ہے اور جزع وفزع، رونا چیخنا چلانا بہت ہوتا ہے"۔

حضرت اِمام قاضی علیہ الرحمہ سے استفتاء ہوا کہ عورتوں کا مقابر کو جانا جائز ہے یا نہیں؟ فرمایا: ایسی جگہ جواز وعدم جواز نہیں پوچھتے۔ یہ پوچھو کہ اُس میں عورت پر کتنی لعنت پڑتی ہے۔ جب عورت گھر سے قبور کی طرف چلنے کا اِرادہ کرتی ہے تو اللہ (عزوجل) اور اُس کے فرشتوں کی لعنت میں ہوتی ہے۔ جب گھر سے باہر نکلتی ہے تو تمام اَطراف سے شیطان اُسے گھیر لیتا ہے، جب قبر تک پہنچتی ہے تو مَیّت کی روح اُس پر لعنت کرتی ہے اور جب واپس آتی ہے تو اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) کی لعنت میں ہوتی ہے"۔ ۱۲

عورت کے لیے گھر سے نکلنے کی وجوہات:

دُرِّ مختار میں ہے:۔ عورت اپنے گھر سے نہ نکلے مگر اپنے حق کے لیے یا اپنے اُوپر کسی کے حق کے لیے یا ہر جمعۃ المبارک میں ایک بار والدین کی زیارت کے لیے یا سال میں ایک بار دیگر محارم کی ملاقات کے لیے یا اِس وجہ سے کہ وہ دایہ ہے یا مَیّت کو نہلانے والی ہے (حج بھی اِسی حکم میں ہے) اِن کے علاوہ صورتوں میں نہ نکلے، اگر شوہر نے اِجازت دی تو دونوں گنہگار رہوں گے"۔ ۱۳

عورتوں کا زیارتِ قبور کرنا:

اِمام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:۔ "میں سوائے حاضری

۱۲ غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی (فصل فی الجنائز) ص ۵۹۵ سہیل اکیڈمی لاہور۔ ۱۳ فتاویٰ رضویہ جلد ۹ ص ۵۶۱، بحوالہ درمختار کتاب النکاح (باب المہر) مطبع مجتبائی دہلی جلد ۱ ص ۲۰۲۔

روضۂ انور کہ جو واجب یا قریبِ واجب ہے، مزاراتِ اولیاء یا دیگر قبور کی زیارت کو عورتوں کا جانا باتباعِ غنیّہ علامہ محقق ابراہیم حلبی علیہ الرحمہ ہرگز پسند نہیں کرتا۔ خصوصاً اِس طوفانِ بدتمیزی، رقص ومزامیر وسرود میں جو آج کل جہّال نے اوراَعراس طیبہ میں برپا کررکھا ہے۔ اِس کی شرکت تو میں مردوں عوام النّاس کو بھی پسند نہیں کرتا چہ جائیکہ کہ عورتوں کے لیے جو نازک شیشیاں ہیں"۔ (فتاویٰ رضویہ جلد۹ ص ۵۴۱)۔

قبرِ انور پر چہرہ رکھنا:

اَقْبَلَ مِرْوَانُ یَوْمًا فَوَجَدَ رَجُلاً وَاضِعًا وَجْهَهٗ عَلَى الْقَبْرِ فَاَخَذَ مِرْوَانُ بِرَقَبَتِهٖ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرِیْ مَاتَصْنَعُ فَاَقْبَلَ عَلَیْهِ فَقَالَ نَعَمْ اِنِّیْ لَمْ اٰتِ الْحَجَرَ اِنَّمَا جِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ اٰتِ الْحَجَرَ [۱۴] سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ لَا تَبْكُوْا عَلَى الدِّیْنِ اِذَا وَلِیَهٗ اَهْلُهٗ وَلٰكِنْ اَبْكُوْا عَلَى الدِّیْنِ اِذَا وَلِیَهٗ غَیْرُ اَهْلِهٖ [۱۵]

"مروان نے اپنے زمانۂ تسلط میں ایک صاحب کو دیکھا کہ (حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی) قبرِ (انور) پر اپنا منہ رکھے ہوئے ہیں۔ مروان نے اُن کی گردن مبارک پکڑ کر کہا، جانتے ہو یہ کیا کر رہے ہو؟ اِس پر اُن صاحب نے اُس کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا: ہاں، میں کسی پتھر کے پاس نہیں آیا، میں تو رسول اللہ ﷺ کے حضور حاضر ہوا ہوں۔ میں اینٹ پتھر کے پاس نہیں آیا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا ہے، دین پر نہ روؤ جب اِس کا اہل اُس پر والی ہو۔ ہاں! اُس وقت دین پر روؤ جبکہ نااہل والی ہو"۔

یہ صحابی حضرت سیّدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ تھے۔ تعظیم قبر اور روحِ مطہر میں فرق نہ کرنا مروان کی جہالت ہے۔ وہ لوگ مروان کا ترکہ ہیں جو زیارتِ قبور

[۱۴] مجمع الزوائد جلد۵ ص ۲۴۵، مستدرک حاکم جلد۴ حدیث نمبر ۸۵۱۵ ص ۵۶۰، مسند احمد جلد۵ ص ۴۲۲، فتاویٰ رضویہ جلد۹ ص ۵۴۰۔ [۱۵] مجمع الزوائد جلد۵ ص ۲۴۵، کنزالعمال جلد۶ ص ۸۸، حدیث نمبر ۱۴۹۶۷، المعجم الکبیر للطبرانی جلد۴ ص ۱۵۸ حدیث نمبر ۳۹۹۹، مسند احمد جلد۵ ص ۴۲۲، فتاویٰ رضویہ جلد۹ ص ۵۲۱ (چھاپہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)۔

اور احترامِ قبور اور تعظیمِ روحِ مطہر کا شعور نہیں رکھتے۔ تعظیمِ قبر سے جُدا ہو کر تعظیمِ روح نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی برکت لینا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سُنّت ہے اور اہلِ سُنّت و جماعت کو اِن کی میراث ملی ہے۔ وللہ الحمد (فتاویٰ رضویہ جلد۹ ص ۳۲۱)۔

زیارتِ قبور کے وقت کیا کہیں؟

قبروں والوں کو سلام:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں،

مَرَّ النَّبِیُّ ﷺ بِقُبُوْرِ الْمَدِیْنَةِ فَاَقْبَلَ عَلَیْهِمْ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَکُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَ نَحْنُ بِالْاَثَرِ [16]

"نبی (کریم رؤف ورحیم) ﷺ مدینہ (منورہ) میں کچھ قبروں پر سے گزرے تو اُن کی طرف اپنا چہرہ (مبارک) فرمایا اور پھر فرمایا: "اے قبروں والو! تم پر سلام ہو، اللہ (عزوجل) ہمیں اور تمہیں بخشے تم ہم سے اَگلے ہو، (پیشرو ہو، پہلے گزر گئے ہو) اور ہم تمہارے پیچھے ہیں۔" (یعنی تم ہم سے پہلے چلے گئے ہم تمہارے بعد آنے والے ہیں)۔

مسئلہ: آپ ﷺ قبور کی طرف منہ کرکے اور قبلہ کی طرف پشت کرکے کھڑے ہوتے کہ زیارتِ قبور کے وقت اِس طرح کھڑے ہونا چاہئے۔

۱۔ اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ رات کے آخری حصّہ میں جنت البقیع تشریف لے جاتے اور اِن دُعائیہ کلمات سے اہلِ قبور کو نوازتے: **اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ وَاَتَاکُمْ مَاتُوْعَدُوْنَ غَدًا مُّؤَجَّلُوْنَ وَاِنَّا اِنْشَاءَ اللّٰهُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَهْلِ بَقِیْعِ الْغَرْقَدِ** [17]

"اے مومن قوم کے گھر والو! تم پر سلام ہو، تم سے جس چیز کا وعدہ تھا وہ

---

[16] ترمذی جلد۱ ص ۲۰۳، دارمی جلد۱ ص ۳۳، المعجم الکبیر للطبرانی جلد۱۲ ص ۱۰۸، مصنّف عبدالرزاق حدیث نمبر ۶۷۲۰، کتاب الاذکار حدیث نمبر ۱۵۲، کنز العمال حدیث نمبر ۴۲۵۶۱-۳۱۱۲۲، مسند احمد جلد۳ ص ۴۸۹، البدایہ والنہایہ جلد۵ ص ۲۲- [17] مشکوٰۃ ص ۱۵۴، مسلم جلد۱ ص ۳۱۱، شرح السنۃ جلد۳ ص ۳۰۶۔

تمہیں مل گئی۔کل کی تمہیں مہلت دی ہوئی ہے اور اِنشاءاللہ ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں۔اے اللہ (جل جلالک) بقیع غرقد والوں کو بخش دے''۔

۲۔ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم اُنہیں یعنی ہمیں سکھاتے تھے کہ جب قبروں پر جائیں تو یوں کہیں :اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَهْلَ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَاِنَّا اِنْشَاءَ اللّٰهُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ نَسْاَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَکُمُ الْعَافِیَةَ [18]

''اے مومنین اور مسلمانوں کے گھر والو! تم پر سلام ہو' انشاءاللہ ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں۔ہم اللہ (عزوجل) سے اپنے اور تمہارے لئے عافیت مانگتے ہیں''۔ شرح السنۃ میں ''لَاحِقُوْنَ کے بعد اَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ'' کے الفاظ بھی ہیں۔[19] (یعنی تم ہمارے پیش خیمہ ہو)

اِس حدیث شریف سے معلوم ہوا قبرستان جا کر پہلے سلام کرنا پھر قبرستان والوں سے گفتگو کرنا سُنّت ہے۔ اِس کے بعد دُعا و اِستغفار کے ذریعے اہل قبور کو ایصالِ ثواب کیا جائے۔اِس سے معلوم ہوا مردے باہر والوں کو دیکھتے اور پہچانتے ہیں اور اُن کا کلام سنتے ہیں' ورنہ اُنہیں سلام جائز نہ ہوتا۔

۳۔ اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے' فرماتی ہیں' میں نے ایک رات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بستر میں نہ پایا، تلاش کے بعد دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جنت البقیع میں ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہیں: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ اَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ وَاَنَا بِکُمْ لَاحِقُوْنَ اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهُمْ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُمْ [20] ''سلام ہو تم پر اے گھر والو! جو مومنین ہیں تم ہمارے پیشِ خیمہ ہو اور ہم تم سے ملنے والے ہیں۔اے اللہ (تبارک وتعالیٰ) ہمیں ان کے ثواب سے محروم نہ کر اور اِن کے بعد ہمیں آزمائش میں مت ڈالنا''۔

۵۔ اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہی سے روایت

---

[18] مشکوٰۃ ص ۱۵۴' مسلم جلد ۱ ص ۳۱۴' مسند احمد جلد ۵ ص ۳۵۳' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۴ ص ۷۹' بن ماجہ ص ۱۱۲۔ [19] شرح السنۃ جلد ۳ ص ۳۰۴۔ [20] ابن ماجہ ص ۱۱۲۔

ہے، فرماتی ہیں، میں نے رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ سے عرض کیا، یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) میں زیارتِ قبور میں کیا کہا کروں؟ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: (زیارت قبور کے وقت) یوں کہا کرو:-

اَلسَّلَامُ عَلٰی اَھْلِ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَ یَرْحَمُ اللّٰہُ وَالْمُسْتَقْدِمِیْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَاخِرِیْنَ وَ اِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ [۲۱] "مومنوں مسلمانوں کے گھر والوں کو سلام ہو،اللہ (تبارک وتعالیٰ) ہمارے اگلے پچھلوں پر رحم فرمائے اور انشاء اللہ ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں"۔

ابنِ قیم الجوزی نے "کتاب الروح" میں لکھا: **ھٰذَا خِطَابٌ لِّمَنْ یَّسْمَعُ وَ یَعْقِلُ وَلَوْلَا ذٰلِکَ لَکَانَ ھٰذَا الْخِطَابُ بِمَنْزِلَۃِ خِطَابِ الْمَعْدُوْمِ وَالْجَمَادِ** [۲۲] "اِس قسم کا خطاب اُس سے کیا جاتا ہے جو سنتا اور سمجھتا ہو ورنہ یہ خطاب ایسا ہوگا جیسا معدوم اور جمادات سے ہوتا ہے"۔ (جو صحیح نہیں ہے)

ابنِ قیم الجوزی نے مزید لکھا ہے:

وَالسَّلَفُ مُجْمَعُوْنَ عَلٰی ھٰذَا وَقَدْ تَوَاتَرَتِ الْاٰثَارُ عَنْھُمْ بِاَنَّ الْمَیِّتَ یَعْرِفُ زِیَارَۃَ الْحَیِّ لَہٗ وَیَسْتَبْشِرُ بِہٖ [۲۳] "اَسلاف کا اِس پر اِتفاق ہے کہ مردے زیارت کرنے والوں کو پہچانتے ہیں اور اُن سے خوش ہوتے ہیں"۔

مذکورہ بالا حدیث شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ رات کے آخری حصّہ میں جنت البقیع تشریف لے جاتے اور زیارتِ قبور فرماتے۔ اِس دُعا:- **اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاَھْلِ بَقِیْعِ الْغَرْقَدِ** کی وجہ سے بعض مومن بقیع میں دفن ہونے کی تمنا کرتے ہیں تاکہ اِس خصوصی دُعا میں وہ بھی شامل ہو جائیں۔

صاحبِ قبر کا زائرین سے اُنس پانا:

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ: "آپ مرض الموت میں دیوار کی طرف منہ پھیر کر کافی دیر تک روتے رہے۔ آپ کے صاحبزادے

---

[۲۱] مسلم جلد ۱ ص ۳۱۴، السنن الکبریٰ للبیھقی جلد ۴ ص ۷۹، مجمع الزوائد جلد ۳ ص ۶۰، مصنف عبدالرزاق جلد ۳ ص ۵۷۵، ۵۷۴۔ [۲۲] کتاب الروح ص ۵۔ [۲۳] کتاب الروح ص ۵۔

نے عرض کیا' ابّا جان آپ کیوں روتے ہیں؟ کیا اللہ (جل جلالہ) کے رسول ﷺ نے آپ کو فلاں فلاں بشارت نہیں دی۔ آپ نے اُن کی طرف منہ کر کے فرمایا! ہم سب سے افضل توحید و رسالت کے اقرار کو سمجھتے تھے یعنی (لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ) میری زندگی تین مختلف حالات سے گزری ہے۔ (۱)۔ ایک وہ دَور تھا جب رسول اللہ ﷺ سے اِنتہائی بُغض تھا اور آپ ﷺ کو شہید کرنے سے زیادہ کوئی چیز مجھے محبوب نہ تھی۔ اگر خدانخواستہ میں اُس حالت میں فوت ہو جاتا تو یقیناً جہنمی ہوتا۔ (۲)۔ پھر جب اللہ (تبارک و تعالیٰ) نے میرے دِل میں اِسلام کی محبت پیدا فرما دی تو میں نے آپ ﷺ سے عرض کیا (یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم)، ہاتھ پھیلایئے تا کہ میں بیعت کرلوں۔ آپ ﷺ نے سیدھا (دایاں) ہاتھ پھیلا دیا لیکن میں نے اپنا ہاتھ پیچھے کرلیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا، اے عمرو! تجھے کیا بات ہے؟ عرض کیا: میں نے چاہا ایک شرط لگالوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا شرط ہے؟ عرض کیا یہ کہ میری بخشش ہو جائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو جانتا نہیں کہ اِسلام پچھلے گناہوں کو مٹا دیتا ہے، جیسے ہجرت اور حج سارے گناہوں کو ختم کر دیتے ہیں۔ اَب رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر میرے نزدیک کوئی محبوب نہ تھا اور نہ ہی آپ ﷺ سے بڑھ کر کوئی جلیل القدر تھا۔ آپ ﷺ کی شانِ جلالت کی وجہ سے میں آپ ﷺ کو آنکھ بھر کر بھی نہیں دیکھ سکتا تھا۔ اگر کوئی مجھ سے آپ ﷺ کے اَوصاف اور حلیہ مبارک پوچھتا تو میں بتا نہیں سکتا تھا کیونکہ آپ ﷺ کی شانِ جلالت کی وجہ سے آپ ﷺ کی طرف آنکھ بھر کر دیکھ ہی نہیں سکتا تھا اور اگر میں اِس حالت میں مر جاتا تو مجھے توقع تھی کہ میں جنتی ہوتا۔ (۳)۔ پھر مجھے ایسے حالات سے دوچار ہونا پڑا کہ نہ معلوم اُن کی وجہ سے میرا کیا انجام ہو، (تو فرمانے لگے) تو جب میں فوت ہو جاؤں تو میرے ساتھ نوحہ کرنے والی اور آگ نہیں ہونی چاہیئے۔ پھر جب تم مجھے دفن کر چکو اور میری قبر پر مٹی ڈال چکو تو میری قبر کے گرد اتنی دیر تک کھڑے رہنا، جتنی دیر اُونٹنی ذبح کرنے اور اُس کا گوشت تقسیم کرنے میں لگتی ہے تا کہ میں تم سے مانوس رہوں اور مجھے

معلوم ہوجائے کہ ربّ کے فرشتے کیا لے کر لوٹتے ہیں ؟ (معلوم ہوا کہ مردہ حاضرینِ قبر سے مانوس اور خوش ہوتا ہے)۔ ۲۴

صاحبِ قبر کو زیارت والے کا علم:

حضرت فضل بن مرفق علیہ الرحمہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: کُنتُ آتِی قَبرَ اَبِی الْمرَّۃِ بعدَ الْمرَّۃِ فاکثرُ مِنْ ذٰلک فشھدتُّ یومًا جنازۃً فِی الْمقبرۃِ الَّتِی دُفِنَ فِیھَا فتعجَّلتُ لِحاجتِی ولم آتِہٖ فلمّا کانَ مِنَ اللَّیلِ رَاَیتُہٗ فِی الْمنامِ فقالَ: لِی یابنی لِم تاتِینِی؟ قُلتُ لہٗ: یا ابتِ واِنَّک لتعلَّم بِی اِذا اتیتُک؟ قالَ: ای واللّٰہِ یا بنی ما ازالُ اطّلعُ علیکَ حِینَ تطّلِعُ مِنَ الْقنطرۃِ حتّٰی تصلُ اِلَیَّ وتقعُدُ عِندِی ثُمَّ تقُومُ فلا ازالُ انظُرُ اِلیکَ حتّٰی تجُوزُ الْقنطرۃَ ۲۵

''میں اپنے والد (گرامی) کی قبر پر بار بار جاتا تھا اور میرا یہ عمل کثرت سے تھا۔ ایک دِن میں ایک جنازہ میں شریک ہوا اور اُس کی تدفین میں مصروف رہا۔ اپنے والد (گرامی) کی قبر پر نہ جاسکا تو رات کو میں نے اپنے والد (گرامی) کو خواب میں دیکھا۔ اُنہوں نے مجھے فرمایا! اے میرے بیٹے تم میرے پاس کیوں نہیں آئے؟ میں نے عرض کیا، اے میرے والد صاحب! کیا آپ کو علم ہوتا ہے جب میں آپ کے پاس آتا ہوں؟ فرمایا ہاں! ہاں! اللہ (جل جلالہ) کی قسم میں برابر آگاہ رہتا ہوں، یہاں تک کہ جب تم پل سے اُتر کر میرے پاس آکر بیٹھتے ہو۔ پھر اُٹھ کر واپس جاتے ہو تو میں برابر تمہیں دیکھتا رہتا ہوں، یہاں تک کہ تم پل سے اُتر جاتے ہو''۔

دفن کے بعد قبر پر سورۂ یٰسین پڑھنے کا واقعہ:

ابن قیم الجوزی کہتے ہیں، مجھے حسن بن ہیثم نے خبر دی اُنہوں نے کہا میں نے حضرت ابوبکر بن الاطروش ابن بنت ابی نصر بن التمار سے سنا ہے، فرماتے ہیں:

---

۲۴ کتاب الروح ص ۱۱۔ ۲۵ کتاب الروح ص ۱۵۔

کَانَ رَجُلٌ یَجِیْءُ اِلٰی قَبْرِ اُمِّہٖ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَیَقْرَءُ سُوْرَۃَ یٰسِیْنَ فَجَآءَ فِیْ بَعْضِ اَیَّامِہٖ فَقَرَأَ سُوْرَۃَ یٰسِیْنَ ثُمَّ قَالَ: اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ قَسَمْتَ لِھٰذِہِ السُّوْرَۃِ ثَوَابًا فَاجْعَلْہُ فِیْ اَھْلِ ھٰذِہِ الْمَقَابِرِ فَلَمَّا کَانَ فِی الْجُمُعَۃِ الَّتِیْ تَلِیْھَا جَاءَ تِ امْرَاَۃٌ فَقَالَتْ: اَنْتَ فُلَانُ ابْنُ فُلَانَۃٍ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: اِنَّ بِنْتًا لِّیْ مَاتَتْ فَرَاَیْتُھَا فِی النَّوْمِ جَالِسَۃً عَلٰی شَفِیْرِ قَبْرِھَا فَقُلْتُ مَا اَجْلَسَکِ ھَاھُنَا؟ فَقَالَتْ: اِنَّ فُلَانَ ابْنَ فُلَانَۃٍ جَاءَ اِلٰی قَبْرِ اُمِّہٖ فَقَرَءَ سُوْرَۃَ یٰسٓ وَجَعَلَ ثَوَابَھَا لِاَھْلِ الْمَقَابِرِ فَاَصَابَنَا مِنْ رُوْحِ ذٰلِکَ اَوْ غُفِرَلَنَا اَوْ نَحْوَ ذٰلِکَ [۲۶] ''ایک شخص جمعۃ المبارک کو اپنی والدہ کی قبر پر آتا تھا اور سورۂ یٰسین شریف کی تلاوت کرتا تھا۔ ایک دن وہ قبر پر آیا۔ اُس نے سورۂ یٰسین کی تلاوت کی، پھر اُس نے دُعا کی (اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ قَسَمْتَ لِھٰذِہِ السُّوْرَۃِ ثَوَابًا فَاجْعَلْہُ فِیْ اَھْلِ ھٰذِہِ الْمَقَابِرِ)'' اے میرے اللہ (جل جلالک) اگر تو اِس سورت کو تقسیم فرماتا ہے تو اِس قبرستان کے تمام قبروں والوں کو اِس کا ثواب عطا فرما''۔ اگلے جمعۃ المبارک میں ایک عورت اُس کے پاس آئی اور اُس سے پوچھا کیا تو فلاں ابن فلاں ہے؟ میں نے کہا ہاں! تو اُس نے کہا میری ایک بیٹی فوت ہوگئی ہے۔ میں نے اُسے خواب میں دیکھا کہ وہ اپنی قبر کے کنارے پر بیٹھی ہوئی ہے۔ میں نے اُس سے پوچھا یہاں کیوں بیٹھی ہو؟ اُس نے آپ کا نام بتایا اور کہا کہ وہ اپنی والدہ کی قبر پر آئے اور سورۂ یٰسین (شریف) تلاوت کی اور سب قبروں والوں کو (اُس کا ثواب) بخش دیا۔ اِس میں سے کچھ ثواب ہمیں بھی ملا یا ہمیں بخش دیا گیا یا اِس جیسا جملہ بولا''

حضرت حسن بن صباح زعفرانی علیہ الرحمہ کہتے ہیں: سَئَلْتُ الشَّافِعِیَّ عَنِ الْقِرَاءَ ۃِ عِنْدَ الْقَبْرِ فَقَالَ: لَا بَأْسَ بِھَا [۲۷] ''میں نے (حضرت امام) شافعی علیہ الرحمہ سے قبر کے پاس تلاوتِ قرآنِ مجید کے بارے میں پوچھا تو اُنہوں نے فرمایا: کوئی حرج نہیں''۔

---

[۲۶] کتاب الروح ص ۱۳۔ [۲۷] کتاب الروح ص ۱۳۔

حضرت خلال علیہ الرحمہ نے حضرت شعبی علیہ الرحمہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: كَانَتِ الْاَنْصَارُ اِذَا مَاتَ لَهُمُ الْمَيِّتُ اخْتَلَفُوْا اِلٰى قَبْرِهٖ يَقْرَءُ وْنَ عِنْدَهُ الْقُرْآنَ ۲۸؎ "جب انصار کا کوئی عزیز فوت ہوجاتا تھا تو وہ اُس کی قبر کے پاس آکر قرآن مجید پڑھا کرتے تھے"۔

حضرت حسن بن جروی علیہ الرحمہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: مَرَرْتُ عَلٰى قَبْرِ اُخْتٍ لِيْ فَقَرَأْتُ عِنْدَهَا تَبَارَكَ لَمَّا يُذْكَرُ فِيْهَا فَجَآءَ نِيْ رَجُلٌ فَقَالَ: اِنِّيْ رَاَيْتُ اُخْتَكَ فِي الْمَنَامِ تَقُوْلُ: جَزَى اللّٰهُ اَبَا عَلِيٍّ خَيْرًا فَقَدِ انْتَفَعْتُ بِمَا قَرَأَ ۲۹؎ "میں اپنی ہمشیرہ کی قبر سے گزرا تو وہاں پر قرآن پاک کی سورۂ ملک کی تلاوت کی (تو اگلے دن) ایک شخص میرے پاس آیا اور کہنے لگا (رات) میں نے خواب میں تمہاری ہمشیرہ کو دیکھا ہے، فرماتی تھی اللہ (جل جلالہ) میرے بھائی کو جزائے خیر عطا فرمائے اُس کی قرأت سے میں نے فائدہ اُٹھایا"۔

دفن کے بعد قبر پر قرآنِ پاک کی تلاوت:

حضرت علاء بن حلاج اپنے والد سے بیان کرتے ہیں: "میرے والد نے مجھے (وصیت) فرمائی بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَسُنَّ عَلَيَّ التُّرَابَ سَنًّا وَّاقْرَأْ عِنْدَ رَأْسِيْ بِفَاتِحَةِ الْبَقَرَةِ وَخَاتِمَتِهَا فَاِنِّيْ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ ۳۰؎ "جب میں مرجاؤں اور جب مجھے لحد میں رکھنا تو "بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ" پڑھنا اور میری قبر پر مٹی ڈالنا۔ مٹی ڈالنے (اور قبر بنانے) کے بعد میری قبر کے سرہانے سورۃ البقرۃ کی ابتدائی آیاتِ مبارکہ اور آخری آیاتِ مبارکہ پڑھنا۔ ایک روایتِ مبارک میں سر کی طرف ابتدائی آیاتِ مبارکہ اور پاؤں کی طرف آخری آیاتِ مبارکہ کے پڑھنے کا ذکر ہے۔ کیونکہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہما) کو یہی فرماتے ہوئے سنا ہے"۔

۲۸؎ کتاب الروح ص ۱۳۔ ۲۹؎ کتاب الروح ص ۱۳۔ ۳۰؎ کتاب الروح ص ۱۲، شرح الصدور ص ۱۰۷، مشکوٰۃ ص ۱۴۹۔

حضرت اِمام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کے رجوع کا واقعہ:

اِن (حضرت اِمام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ) سے منقول ہے کہ قبر کے پاس قرآن پاک پڑھنا بدعت ہے۔ یہ بات ہشیم نے نقل کی ہے۔ حضرت ابوبکر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ یہ بات حضرت اِمام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ سے ایک جماعت نے نقل کی ہے لیکن اِس کے بعد اُنہوں نے رجوع کر لیا تھا۔

چنانچہ جماعت سے منقول ہے کہ حضرت اِمام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے ایک نابینا شخص کو قبر کے پاس قرآنِ مجید پڑھنے سے منع فرمایا اور فرمایا کہ قبر کے پاس قرآنِ مجید پڑھنا بدعت ہے (یہ بات سن کر) حضرت محمد بن قدامہ جوہری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا اے ابوعبداللہ (یہ حضرت اِمام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے) مبشر حلبی رحمہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ فرمایا وہ ثقہ (با اعتماد) ہیں۔ حضرت محمد بن قدامہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا مجھے حضرت مبشر حلبی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے والد حضرت عبدالرحمٰن بن علاء رحمہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں بتایا کہ اُنہوں نے وصیت کی تھی کہ جب اُن کا اِنتقال ہو جائے تو اُن کی قبر کے پاس سورۃ البقرۃ کی ابتدائی آیاتِ مبارکہ (الم سے هم المفلحون تک) اور آخری حصّہ (لله مافی السموات سے سورت کے آخیر تک) پڑھا جائے۔ اُنہوں نے یہ بھی فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بھی اِس بات کی وصیّت کی تھی۔ یہ سن کر حضرت اِمام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جاؤ اُس شخص سے کہو کہ قبر کے پاس قرآنِ مجید پڑھے۔ حضرت خلال رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھ سے ابوعلی حسن بن ہشیم بزاز نے بیان کیا اور وہ ثقہ (معتمد علیہ) اور مامون ہیں۔ وہ فرماتے ہیں، میں نے حضرت اِمام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ اُس نابینا شخص کے پیچھے نماز پڑھتے تھے جو قبرستان میں قرآنِ مجید پڑھا کرتا تھا۔[۳۱]

قبرستان والوں کے لئے ہدیہ:

حضرت بشیر بن منصور علیہ الرحمہ بیان فرماتے ہیں:

---

[۳۱] ''المغنی'' لابن قدامہ جلد ۳ ص ۵۱۷۔۵۱۸۔

لَـمَّـا كَـانَ زَمَنُ الطَّاعُوْن كَانَ رَجُلٌ يَّخْتَلِفُ اِلَى الْجَبَّانِ فَيَشْهَدُ الصَّلَاةَ عَلَى الْجَنَائِزِ فَاِذَا اَمْسٰى وَقَفَ عَلٰى بَابِ الْمَقَابِرِ فَقَـالَ: آنَـسَ اللّٰـهُ وَحْشَتَـكُمْ وَرَحِـمَ غُرْبَتَكُمْ وَتَجَاوَزَ عَنْ مَسِيْـئِكُـمْ وَقَبِلَ حَسَنَاتِكُمْ لَا يَزِيْدُ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ الْكَلِمَاتِ قَالَ: فَـاَمْسَيْـتُ ذَاتَ لَيْـلَةٍ وَّانْـصَـرَفْـتُ اِلٰى اَهْلِىْ وَلَمْ آتِ الْمَقَابِرَ فَـادْعُوْا كَمَا كُنْتُ اَدْعُوْا، قَالَ: فَبَيْنَا اَنَا نَائِمٌ: اِذَا بِخَلْقٍ كَثِيْرٍ قَدْ جَآءُ وْنِىْ قُلْتُ: مَا اَنْتُمْ وَمَا حَاجَتُكُمْ؟ قَالُوْا: نَحْنُ اَهْلُ الْمَقَابِرِ، فَقُـلْـتُ: مَـا حَـاجَتُـكُـمْ قَـالُـوْا اِنَّكَ عَوَّدْتَنَا مِنْكَ هَدْيَةٌ عِنْدَ اِنْـصِـرَافِكَ لِىْ اَهْلِكَ فَقُلْتُ: وَمَا هِىَ؟ قَالُوْا: اَلدَّعَوَاتُ الَّتِىْ كُنْتَ تَدْعُوْا بِهَا قَالَ قُلْتَ: فَاِنِّىْ اَعُوْذُ لِذٰلِكَ قَالَ: فَمَا تَرَكْتُهَا بَـعْـدَ ۳۲ ''طاعون کے زمانے میں ایک شخص قبرستان آتا جاتا تھا اور میتوں کی نماز جنازہ میں حاضر رہتا تھا۔ جب شام ہوتی تو قبرستان کے دروازے پر کھڑا ہو جاتا اور کہتا اللہ تبارک وتعالیٰ تمہاری وحشت دُور فرمائے۔ تمہاری غربت پر رحم فرمائے اور تمہارے گناہوں سے درگزر فرمائے اور تمہاری نیکیاں قبول فرمائے، اِن کلمات سے زیادہ کوئی بات نہ کرتا۔ اُس کا بیان ہے کہ ایک شام میں قبرستان نہ گیا اور اپنے گھر آ گیا اور اُن کے لئے دُعا نہ کی جیسا کہ میں دُعا کیا کرتا تھا۔ کہتا ہے، رات میں سو رہا تھا تو کیا دیکھا کہ اِنسانوں کا اَنبوہِ کثیر ہے، تاحدِ نگاہ اِنسان ہی اِنسان ہیں، وہ میرے پاس آئے۔ میں نے پوچھا تم کون ہو اور تمہیں کیا حاجت ہے؟ کہنے لگے ہم قبروں والے ہیں۔ میں نے پوچھا تمہیں کیا حاجت ہے؟ بولے تم نے اپنے گھر جانے سے پہلے ہمیں اپنے ہدیہ وتحفہ کا عادی بنا دیا ہے۔ میں نے پوچھا کیسا ہدیہ؟ بولے وہ دُعائیں جو تم ہمارے لئے کرتے ہو۔ میں نے اُن سے کہا اچھا میں تمہارے لئے دُعائیں کرتا رہوں گا۔ کہتے ہیں پھر میں نے یہ عمل کبھی ترک نہ کیا''۔

۳۲ کتاب الروح ص ۷۔

قبر سے آواز کا آنا:

حضرت یزید بن ہارون علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، مجھے حضرت سلمان تیمی علیہ الرحمہ نے خبر دی کہ حضرت ابوعثمان عبدالرحمٰن بن نہدی علیہ الرحمہ نے کہا کہ: اِنَّ ابْنَ سَاسٍ خَرَجَ فِیْ جَنَازَۃٍ فِیْ یَوْمٍ وَّعَلَیْہِ ثِیَابٌ خِفَافٌ فَانْتَھٰی اِلٰی قَبْرٍ قَالَ: فَصَلَّیْتُ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ اتَّکَاْتُ عَلَیْہِ فَوَاللّٰہِ اِنَّ قَلْبِیْ لَیَقْظَانُ اِذْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِّنَ الْقَبْرِ: اِلَیْکَ عَنِّیْ لَا تُؤْذِنِیْ فَاِنَّکُمْ قَوْمٌ تَعْمَلُوْنَ وَلَا تَعْلَمُوْنَ، وَنَحْنُ قَوْمٌ نَّعْلَمُ وَلَا نَعْمَلُ وَلَاَنْ یَّکُوْنَ لِیْ مِثْلُ رَکْعَتَیْکَ اُحِبُّ اِلٰی مَنْ کَذَا وَکَذَا فَھٰذَا قَدْ عَلِمَ بِاتِّکَاءِ الرَّجُلِ عَلَی الْقَبْرِ وَبِصَلَاتِہٖ [۳۳] ”حضرت ابن ساس علیہ الرحمہ ایک روز ایک جنازے کے ساتھ تھے اور معمولی قسم کے کپڑے پہن رکھے تھے۔ فرماتے ہیں، میں نے ایک قبر کے پاس دو رکعت نماز پڑھی۔ پھر میں اُس قبر کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔ فرماتے ہیں، اللہ تبارک وتعالیٰ کی قسم میرا دِل بیدار تھا، میں نے قبر سے ایک آواز سنی، یہاں سے ہٹ جاؤ، مجھے اذیت نہ پہنچاؤ۔ تم لوگوں کو عمل کا موقع حاصل ہے مگر تم نہیں جانتے (ہمارے حالات کیا ہیں؟) اور ہم (حالات کو) جانتے ہیں مگر عمل نہیں کرتے۔ مجھے تمہاری دو رکعتیں فلاں فلاں چیز سے زیادہ پیاری ہیں۔ ابن قیم الجوزی لکھتے ہیں: ”دیکھو اِس قبر والے کو معلوم ہو گیا کہ ایک شخص میری قبر کے ساتھ تکیہ لگائے ہوئے ہے اور اِس کی نماز کا بھی علم ہو گیا“۔

فضل کے والد کا واقعہ:

ابن قیم الجوزی کہتے ہیں، مجھ سے محمد بن حسین نے بیان کیا وہ کہتے ہیں مجھ سے یحییٰ بن ابوبکیر نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں مجھے سفیان بن عیینہ کے ماموں کے بیٹے فضل بن موفق نے بیان کیا: لَمَّا مَاتَ اَبِیْ جَزِعْتُ عَلَیْہِ جَزْعًا شَدِیْدًا فَکُنْتُ آتِیْ قَبْرَہٗ کُلَّ یَوْمٍ ثُمَّ قَصَرْتُ عَنْ ذٰلِکَ مَا شَآءَ اللّٰہُ ثُمَّ

[۳۳] کتاب الروح ص ۹۔

اِنِّیْ اٰتِیْتُہٗ یَوْمًا فَبَیْنَا اَنَا جَالِسٌ عِنْدَ الْقَبْرِ غَلَبَتْنِیْ عَیْنَایَ فَنُمْتُ فَرَاَیْتُ کَانَ قَبْرُ اَبِیْ قَدِ انْفَرَجَ وَکَاَنَّہٗ قَاعِدٌ فِیْ قَبْرِہٖ مُتَوَشِّحًا اَکْفَانَہٗ عَلَیْہِ سُحْنَۃُ الْمَوْتٰی قَالَ: فَکَاَنِّیْ بَکَیْتُ لَمَّا رَاَیْتُہٗ قَالَ: یَابُنَیَّ مَا اَبْطَاکَ عَنِّیْ؟ قُلْتُ: وَاِنَّکَ لَتَعْلَمُ بِمَجِیْئِیْ؟ قَالَ: مَاجِئْتَ مَرَّۃً اِلَّا عَلِمْتُہَا وَقَدْ کُنْتُ تَاْتِیْنِیْ فَاٰنَسُ بِکَ فَاُسَرُّ بِکَ وَیُسَرُّ مَنْ حَوْلِیْ بِدُعَائِکَ قَالَ: فَکُنْتُ آتِیْہِ بَعْدَ ذٰلِکَ کَثِیْرًا ۳۴؎

”جب میرے والد فوت ہو گئے تو مجھے اِنتہائی ملال ہوا، میں روزانہ اُن کی قبر پر حاضری دیتا، پھر میں کچھ دن اُن کی قبر پر آنے سے رک گیا۔ جیسا اللہ تبارک وتعالیٰ نے چاہا پھر ایک دن میں اُن کی قبر پر حاضر ہوا اور قبر کے پاس بیٹھ گیا اور بیٹھے بیٹھے مجھے نیند آ گئی، میں کیا دیکھتا ہوں کہ میرے والد محترم کی قبر پھٹ گئی اور قبر میں کفن میں لپٹے خوف زدہ مُردوں کی سی ہیّت میں بیٹھے ہیں۔ کہتے ہیں، یہ منظر دیکھ کر میں رونے لگا۔ میرے والد گرامی نے مجھے فرمایا۔ اے میرے بیٹے کس وجہ سے تو اِتنے دنوں کے بعد آیا؟ میں نے عرض کیا! کیا میری حاضری کا آپ کو علم ہوتا ہے؟ فرمایا جتنی مرتبہ بھی تم آئے تمہارے آنے کی مجھے خبر ہو گئی اور تمہارے آنے سے اور تمہاری دُعاؤں سے نہ صرف مجھے بلکہ میرے آس پاس کے لوگوں کو بھی اُنسیّت اور خوشی حاصل ہوتی ہے۔ کہتے ہیں اِس کے بعد میں اکثر اُن کی قبر پر آتا رہتا“۔

قبر والے کو تکلیف:

حضرت ابو قلابہ علیہ الرحمہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: اَقْبَلْتُ مِنَ الشَّامِ اِلَی الْبَصْرَۃِ فَنَزَلْتُ مَنْزِلًا فَتَطَھَّرْتُ وَصَلَّیْتُ رَکْعَتَیْنِ بِلَیْلٍ ثُمَّ وَضَعْتُ رَاْسِیْ عَلٰی قَبْرٍ فَنُمْتُ ثُمَّ انْتَبَھْتُ فَاِذَا صَاحِبُ الْقَبْرِ یَشْتَکِیْنِیْ یَقُوْلُ: قَدْ آذَیْتَنِیْ مُنْذُ اللَّیْلَۃِ ثُمَّ قَالَ: اِنَّکُمْ تَعْمَلُوْنَ وَلَا تَعْلَمُوْنَ وَنَحْنُ نَعْلَمُ وَلَا نَقْدِرُ عَلَی الْعَمَلِ' ثُمَّ قَالَ: الرَّکْعَتَانِ

۳۴؎ کتاب الروح ص ۷۔

اللَّتَان رَكعَتهُمَا خيرٌ مِّنَ الدُّنيَا وَمَا فِيهَا ثُمَّ قَالَ: جَزى اللّٰهُ اَهلَ الدُّنيَا خيرًا اَقرَأهُم مِّنا السَّلام فَاِنَّهٗ يَدْخلُ عَلَينَا مِنَ دُعَائِهِم نُورًا مِّثَالُ الجِبَالِ ۳۵ ''میں شام سے بصرہ آیا اور ایک جگہ ٹھہر گیا' نہایا۔ رات میں نے دو رکعت نماز پڑھی اور ایک قبر پر سر رکھ کر سو گیا۔ مجھے متنبہ کیا گیا کہ صاحبِ قبر مجھ سے شکوہ کر رہا ہے کہ آج رات تو نے مجھے تکلیف پہنچائی ہے۔ پھر کہا تم لوگ عمل تو کرتے ہو مگر تمہیں حالات کی خبر نہیں اور ہم حالات سے آگاہ ہیں مگر عمل کرنے کی قدرت نہیں رکھتے۔ پھر کہا تم نے جو دو رکعت نماز پڑھی وہ دُنیا و مافیہا سے بہتر ہے، پھر کہا اللہ عزوجل دنیا والوں کو اچھا بدلہ عطا فرمائے، ہماری طرف سے اُنہیں سلام کہنا۔ اُن کی دُعاؤں سے ہمیں پہاڑوں جیسا نور حاصل ہوتا ہے۔ (پہاڑوں کی مثل ثواب ملتا ہے)''۔

''کتاب الروح'' میں ابن قیم الجوزی نے محولہ بالا واقعات کو ثابت کرنے کے لئے حدیثِ پاک لکھی ہے۔

نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ''میری رائے میں تمہارے خواب اِس بات پر متفق ہیں کہ شب قدر (رمضان المبارک کے) آخری عشرہ میں ہے''۔ معلوم ہوا کہ کسی مسئلہ پر مومنوں کے خوابوں کی موافقت اُن کی روایت اور رائے کے قائم مقام ہے اور اللہ (تبارک وتعالیٰ) کے نزدیک بھی وہ چیز اچھی یا بُری ہے، جو اُن کے نزدیک اچھی یا بری ہے۔ علاوہ ازیں یہ مسئلہ دلائل سے بھی ثابت ہے۔ خوابوں کے واقعات تو بطورِ شہادت کے ہیں۔

قبروں پر چلنے اور بیٹھنے کی ممانعت:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' لَاَنْ يَّجْلِسَ اَحَدُكُم عَلٰى جَمْرَةٍ فَتُحرِّقُ ثِيَابَهٗ فَتخلُصَ اِلٰى جِلْدِهٖ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّجْلِسَ عَلٰى قَبْرٍ ۳۶ رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں

۳۵ کتاب الروح ص ۱۰۔ ۳۶ ابن ماجہ ص ۱۱۳، مسند احمد جلد ۲ ص ۵۶۸۔ ۳۱۱، السنن الکبریٰ للبیھقی جلد ۴ ص ۷۹، نسائی جلد ۱ ص ۲۸۷، مشکوٰۃ ص ۱۴۸ مسلم حدیث نمبر ۱۷۱' ۹ ابو داؤد حدیث نمبر ۳۲۲۸ مرقاۃ جلد ۴ ص ۱۵۷۔

سے کوئی ایک شخص انگارے پر بیٹھے جس سے اُس کے کپڑے جل جائیں تو وہ آگ اُس کے جسم پر پہنچ جائے، تو یہ بہتر ہے اِس سے کہ کوئی شخص کسی کی قبر پر بیٹھے"۔ (کیونکہ قبر پر بیٹھنے میں میّت کی تذلیل ہے، قبر کو روندنا نہیں چاہئے اور اِس صورت میں گویا قبر کی عزّت کرنے کا حکم ہے)۔ ۳۷

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **لَاَنْ اَمْشِیَ عَلٰی جَمْرَةٍ اَوْ سَیْفٍ اَوْ اَخْصِفَ نَعْلِیْ بِرِجْلِیْ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَمْشِیَ عَلٰی قَبْرِ مُسْلِمٍ وَمَا اُبَالِیْ اَوْسَطَ الْقُبُوْرِ قَضَیْتُ حَاجَتِیْ اَوْ وَسَطَ السُّوْقِ** ۳۸ انگارے پر چلنا یا تلوار پر چلنا یا اپنا جوتا پاؤں سے ٹانکنا (یعنی بہت تکلیف اُٹھاؤں کیونکہ پاؤں سے جوتا ٹانکنا مشکل ہے) یہ مجھے زیادہ پسند ہے، اِس سے کہ ایک مسلمان کی قبر پر چلوں اور پرواہ نہیں رکھتا' یہ مجھے پسند ہے، اِس بات سے کہ قبر پر یا بازار کے درمیان میں پیشاب یا پاخانہ کروں۔" (مطلب یہ ہے کہ بازار میں لوگوں کی شرم کی وجہ سے کسی طرح بول وبراز نہیں کرتا، پس ایسا ہی مُردوں سے شرم کرنی چاہیئے)۔ یہ بات اُمّت کی تعلیم کے لئے فرمائی۔

قبروں پر بیٹھنے اور نماز پڑھنے کی ممانعت:

حضرت ابومرثد غنوی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **لَا تَجْلِسُوْا عَلَی الْقُبُوْرِ وَلَا تُصَلُّوْا اِلَیْهَا** ۳۹ "قبروں پر نہ بیٹھا کرو اور نہ ہی اُن کی طرف منہ کر کے نماز پڑھو"۔

قبرستان میں جوتا اُتارنا:

حضرت بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' ایک مرتبہ میں

۳۷ حاشیہ ابن ماجہ جلد ۱ ص ۶۷۷ (مترجم وحید الزماں غیر مقلد)۔ ۳۸ الترغیب والترہیب جلد ۴ ص ۳۷۴، ابن ماجہ ص ۱۱۳۔ ۳۹ ابوداؤد جلد ۲ ص ۱۰۴، مسلم جلد ۱ ص ۳۱۲، ترمذی جلد ۱ ص ۲۰۳، مسند احمد جلد ۴ ص ۱۳۵۔ ۲۸۷، مشکوٰۃ ص ۱۴۸، شرح السنۃ جلد ۳ ص ۲۷۵ نسائی حدیث نمبر ۷۶۰۔

رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کے ساتھ چل رہا تھا کہ رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: اے ابنِ خصاصیہ! تم اللہ (عزوجل) کی طرف سے کس چیز کو ناپسند کرتے ہو۔ حالانکہ تم اللہ (عزوجل) کے رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کے ساتھ چل رہے ہو؟۔ (یعنی اُس نے تمہیں اِتنی بڑی نعمت عطا فرمائی ہے) میں نے عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) میں تو اللہ (عزوجل) کی کسی بات کو ناپسند نہیں کرتا۔ اُس نے مجھے ہر ایک بھلائی عطا فرمائی ہے۔ پھر آپ ﷺ مسلمانوں کی قبروں کے پاس سے گزرے اور فرمایا: اِن لوگوں نے بہت بھلائی کو پایا (کہ زندہ رہے اور اللہ عزوجل کے رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کو پایا اور اُن پر ایمان لائے) اور مشرکوں کی قبروں سے گزرے تو فرمایا یہ لوگ بڑی بھلائی سے پہلے ہی گزر گئے (یعنی اِنہوں نے رسول اللہ ﷺ کا وقت نہ پایا) **فَرَاٰی رَجُلًا یَمْشِیْ بَیْنَ الْمَقَابِرِ فِیْ نَعْلَیْهِ فَقَالَ یَا صَاحِبَ السِّبْتِیَّتَیْنِ اَلْقِهِمَا** ؎۴۰ ”پھر آپ ﷺ نے دیکھا کہ ایک شخص جوتے پہنے قبروں میں چل رہا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: اے جوتوں والے اپنی جوتیاں اُتار دے“۔

جوتیاں اُتار کر پھینک دیں:

حضرت بشیر رضی اللہ عنہ جن کا نام دورِ جاہلیت میں زحم بن معید تھا' آپ ﷺ نے اُن سے پوچھا تمہارا نام کیا ہے؟ اُنہوں نے عرض کیا' زحم بن معید' تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم بشیر ہو تو اُس وقت سے اُن کا نام ”بشیر“ پڑ گیا۔ فرماتے ہیں' میں رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کے ساتھ جا رہا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا جو جوتے پہنے ہوئے قبروں کے بیچ جا رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: **یَا صَاحِبَ السِّبْتِیَّتَیْنِ وَیْحَکَ اَلْقِ سِبْتِیَّتَیْکَ فَنَظَرَ الرَّجُلُ فَلَمَّا عَرَفَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَلَعَهَا فَرَمٰی بِهِمَا** ؎۴۱ ”اے جوتیوں والے! تجھ پر اَفسوس ہے' اپنی جوتیاں اُتار۔ اُس نے دیکھا اور رسول اللہ ﷺ کو پہچانا، اُسی وقت اپنی جوتیاں اُتاریں اور پھینک دیں“۔ یعنی پاؤں سے جوتے اُتار دیئے اور قبروں

؎۴۰ ابن ماجہ ص ۱۱۳، کنز العمال حدیث نمبر ۴۲۶۸۶، نسائی جلد ۱ ص ۲۸۸۔ ؎۴۱ ابوداؤد جلد ۲ ص ۱۰۴، ابن ماجہ ص ۱۱۳، السنن الکبریٰ للبیقھی جلد ۴ ص ۸۰۔

کے بیچ ننگے پاؤں چلنے لگا۔

سوال: قبرستان میں جوتی پہن کر جانا اور چار پائی پر سونا اور گھوڑا باندھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: قبروں پر چلنے کی ممانعت ہے جبکہ جوتا پہننا' سخت توہینِ اموات مسلمین ہے۔ ہاں جو قدیم راستہ قبرستان میں ہو جس میں قبر نہیں' اِس میں چلنا جائز ہے اگرچہ جوتا پہنے ہو۔ قبروں پر گھوڑے باندھنا' چار پائی بچھانا' سونا' اور بیٹھنا سب حرام ہے۔

سوال: جب ہم مسلمان قبرستان جاتے ہیں تو قبرستان داخل ہوتے ہوئے کہتے ہیں: **اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَ نَحْنُ بِالْاَثَر** ۔تو کیا جب ماں باپ، بہن بھائیوں اور بزرگانِ دین، اولیاء کرام اور علماء کرام کی قبروں پر جائیں تو ایسے ہی سلام کریں؟

جواب: جب قبرستان میں داخل ہوں تو محولہ بالا دُعا ہی پڑھنی چاہیے۔ مگر جب کسی خاص شخصیت عزیز والد، والدہ وغیرہ کی قبر پر جائیں تو وہاں اُن کے ساتھ نسبتی تعلق کا ذِکر کر کے سلام کرنا چاہیے مثلاً والد صاحب کی قبر پر جائیں تو کہیں **اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبِیْ** یا ابا جی حضور السلام علیکم یا اماں جی السلام علیکم۔ جب داتا صاحب کے مزار پر جائیں تو کہیں یا علی ہجویری السلام علیکم یا السلام علیکم یا علی ہجویری۔ جیسے ہم مسلمان جب نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے روضہ مبارک پر حاضر ہوتے ہیں تو وہاں ہم رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ کو جب سلام عرض کرتے ہیں تو عرض کرتے ہیں **اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یا اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ** ۔پھر ایک قدم آگے بڑھ کر عرض کرتے ہیں **اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبُوْ بَکْرِ** رضی اللہ عنہ اور پھر **اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاعُمَرُ بْنَ الْخَطَّابِ** رضی اللہ عنہ۔

حج وعمرہ کے مسائل پر لکھی گئی تمام کتابوں میں چاہے اُنہیں لکھنے والے اہلسنّت وجماعت علماء ہیں یا سعودی مفتی علماء یا پاکستانی اہلحدیث یا دیوبندی سبھی اپنی اپنی کتابوں میں اِسی طرح لکھتے ہیں: **اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ . اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبُوْ بَکْرِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاعُمَرُ بْنَ الْخَطَّابِ**

منیر احمد یوسفی (ایم۔اے) چیف ایڈیٹر ماہنامہ ''سیدھا راستہ'' لاہور کی تصنیف کردہ کتب

نمبر شمار	نام کتب	ہدیہ	نمبر شمار	نام کتب	ہدیہ
1	ایصالِ ثواب	70روپے	27	مسجد اور امامت	40روپے
2	حدیث قسطنطنیہ	40روپے	28	علاماتِ قیامت	40روپے
3	حقوق زوجین (حصہ اوّل)	150روپے	29	امر بالمعروف ونہی عن المنکر	40روپے
4	قُل شریف کیا ہے؟	60روپے	30	مسائل قربانی	40روپے
5	عظیم قرآنی دُعائیں	100روپے	31	مقدس دُعائیں	70روپے
6	رمضان المبارک کے فضائل ومسائل	70روپے	32	والدین واولاد کے حقوق	120روپے
7	لیلۃ القدر عید الفطر اور مسائل فطر	20روپے	33	حج وعمرہ زیارت	100روپے
8	عید میلاد النبی ﷺ	70روپے	34	آئیں اپنی نماز کا جائزہ لیں!	180روپے
9	آخری چہار شنبہ	20روپے	35	چالیسواں کیا ہے؟	70روپے
10	نکاح نصف دین ہے	50روپے	36	یوسف مصر محبت	400روپے
11	ہمسایوں کے حقوق	50روپے	37	استغفر اللہ	40روپے
12	ختم کے معانی	40روپے	38	دعوت وتبلیغ	20روپے
13	مجھے نماز سے پیار ہے	70روپے	39	تاریخ وضو اور مسائل	80روپے
14	تحفۂ معراج شریف	20روپے	40	شفاء بوسیلہ قرآنی مجید ومنزل	40روپے
15	سجدۂ تعظیمی حرام ہے	40روپے	41	آدابِ دُعا واوقات قبولیت	150روپے
16	امیر المومنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ	60روپے	42	گیارہویں شریف کیا ہے؟	40روپے
17	داتا کون کون؟	80روپے	43	شعبان المعظم کی فضیلت	40روپے
18	غسلِ میت	20روپے	44	کفنِ میّت	20روپے
19	آئیں دین سیکھیں	40روپے	45	دفن میت وزیارتِ قبور	40روپے
20	مکمل صحیح اسلامی عقیدہ (حصہ ۱ تا ۴)	40روپے	46	آداب اسلام	40روپے
21	آئیں مسجد میں نماز پڑھیں	20روپے	47	حقوق فوت شدگان	300روپے
22	انوارِ درُود و سلام (حصہ اول)	70روپے	48	نماز مترجم	70 روپے
23	پاکیزگی نصف ایمان ہے	40روپے	49	زکوٰۃ	20 روپے
24	ایذان الاجر فی اذان القبر	40روپے	50	دعا عبادت کا مغز ہے	10 روپے
25	کھانے پینے کے آداب	100روپے	51	آداب عیادت	70 روپے
26	بخاری شریف بحوالہ تیسیر الباری	300روپے	www.seedharastah.com		

ملنے کا پتا: جامع مسجد نگینہ A-977 'بلاک بی III' گجر پورہ سکیم لاہور۔ 0300-4274936